(۴) جو لوگ ختم نبوت کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ انسانی شعور کو اس کی ضرورت نہیں رہی تو وہ دراصل سلسلۂ نبوت کی توہین اور اس پر حملہ کرتے ہیں۔ اس تعبیر کے معنی یہ ہیں کہ صرف ایک خاص شعوری حالت تک ہی اس ہدایت کی ضرورت ہے جو نبی لاتے ہیں۔ اس کے بعد انسان نبوت کی رہنمائی سے بے نیاز ہو گیا ہے۔

جب تک انسانی تمدن اس حد پر نہیں پہنچا تھا کہ کسی نبی کا پیغام عام ہو سکے اور انسانوں کی کوئی ایسی امت تیار نہ ہو سکی تھی کہ نبی کے پیغام اور اس کی تعلیم اور اس کے اُسوہ کو محفوظ رکھ سکے اور دنیا کے گوشے گوشے میں اسے پھیلا سکے، اس وقت تک سلسلۂ نبوت جاری رہا اور مختلف قوموں اور ملکوں میں نبی بھیجے جاتے رہے، مگر جب ایک طرف تو تمدن اس حد تک ترقی کر گیا کہ ایک نبی کا پیغام عالمگیر ہو سکتا تھا اور دوسری طرف ہدایت حق قبول کرنے والوں کی ایک ایسی امت بھی بن گئی جو کتاب الٰہی کو اور کتاب کے لانے والے کی سیرت اور اس کی مکمل عملی رہنمائی کو جوں کی توں محفوظ رکھنے کے قابل تھی تو نبوت کی خدمت پر کسی مزید آدمی کو مامور کرنے کی حاجت باقی نہ رہی۔

اسلامی نظامِ معیشت میں منصوبہ بندی

سوال: جماعت اسلامی کی تحریروں کا مطالعہ کرنے کے بعد مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ اسلام وسائل پیداوار کو قومی ملکیت بنانے کے خلاف ہے۔ اگر یہ درست ہے تو پھر مسابقت کے اس دور میں جب اشیاء نہایت ہی سرعت کے ساتھ پیدا کی جا رہی ہیں، قومی پیداوار کو ایک منصوبہ کے تحت ترقی دینے میں آپ کیا تدابیر اختیار کریں گے؟

جواب: آپ کا یہ سوال ایک طویل بحث کا متقاضی ہے۔ فی الحال صرف اسی قدر سمجھ لیجیے کہ منصوبہ بندی اور 'REGIMENTATION' میں ایک نمایاں فرق ہے۔ اسلام جس چیز کا مخالف ہے وہ REGIMENTATION ہے، منصوبہ بندی نہیں۔

معلوم نہیں لوگوں نے یہ بات کیونکر فرض کر لی ہے کہ کوئی منصوبہ وسائل پیداوار کو حکومت کی

(باقی صہ ۴۳۲ پر)